خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 22-جون 1996ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 140 | ہفتہ 5 صفر-1417ھ 22 احسان 1375ھش 22 جون 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تم آپس میں جلد صلح کرو

اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول کے لائق ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکا دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اصلاح ہمیشہ رفتہ رفتہ ہوتی ہے۔ بعض مستعجل لوگ ہیں جو نکتہ چینی پر جلدی کرتے ہیں۔ اخلاص اور ثبات قدم خدا تعالیٰ کا ایک فضل ہے اور اس سلسلہ میں داخل ہونا بھی اللہ تعالیٰ کا ایک فضل ہے۔ بہت لوگ ایسے ہیں جنہوں نے داخلہ کے فضل کی توفیق پائی اور ثبات قدم اور اخلاص کی توفیق کے حاصل کرنے کے واسطے ہنوز وہ منتظر ہیں۔ ہر ایک شخص کو چاہئے کہ وہ اپنی حالت کو دیکھے۔ کیا وہ جس دن اس سلسلہ میں داخل ہوا اس دن اسی کی حالت وہ تھی جو آج اس کی ہے۔ ہر ایک آدمی رفتہ رفتہ ترقی کرتا ہے اور کمزوریاں آہستہ آہستہ دور ہو جاتی ہیں گھبرانا نہیں چاہئے اور اصلاح کے واسطے کوشش کرنی چاہئے۔ اپنے بھائی کو حقارت سے نہ دیکھو بلکہ اس کے واسطے دعا کرو۔ اس کے ساتھ لڑائی نہ کرو بلکہ اس کی اصلاح کی فکر کرو۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 243)

دعاؤں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

پس دعا کا مسئلہ ایسا اہم اور بنی نوع انسان کے قلوب پر ایسا اثر کرنے والا ہے کہ وہ لوگ جو خدا کی ہستی کے بھی قائل نہیں وہ بھی اس سے باہر نہیں جاتے۔ اور ایسے وقت آپڑتے ہیں کہ ان کو بھی مجبوراً خدا کا قائل اور اس کے سامنے جھکنا پڑتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ نہیں تو کیا وجہ تھی کہ دنیا کے تمام لوگوں پر اس کا اتنا تصرف ہوتا اور کیا وجہ ہے انسان ترقی کرتے کرتے جب مادیت کی آخری حد تک پہنچ جاتا ہے۔ اور خدا کی ہستی سے بھی انکار کر بیٹھتا ہے تو اس پر ایسی حالت میں بھی کبھی ایسا وقت آتا ہے کہ اس کو خدا تعالیٰ کے سامنے جھکنے کے سوا چارہ نہیں رہتا۔

اگر یہ مسئلہ ایسا عام ہے۔ اگر مادیات کے دلدادہ اور دہریہ بھی اس کے ماننے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں تو وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی جماعت میں اپنے آپ کو شامل سمجھتے ہیں کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ اس مسئلہ سے پورا فائدہ حاصل نہ کریں۔ اگر یہ عمومیت دنیا کے سب لوگوں کے لئے یکساں اہم ہے اور اگر کثرت مشاہدات اس پر دلالت کرتی ہے کہ ایسی بات جھوٹی نہیں تو غور کرو ایک صاحب ایمان کی ذمہ داریاں دعاؤں کے لئے کتنی بڑھ جائیں گی۔ پھر اگر ایک دہریہ اور مادی آدمی بھی دعا سے فائدہ اٹھاتا ہے تو وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی ہستی کے قائل ہیں ان کو کس قدر اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

(از خطبہ 17- اپریل 1925ء)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہمدی دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

قبض اس حالت کا نام ہے جبکہ ایک غفلت کا پردہ اس کے دل پر چھا جاتا ہے اور خدا کی طرف محبت کم ہوتی ہے۔ اور طرح طرح کے فکر اور رنج اور غم اور اسباب دنیوی میں مصروف ہو جاتا ہے اور بسط اس کا نام ہے کہ انسان دنیا سے دل برداشتہ ہو کر خدا کی طرف رجوع کرے۔ اور موت کو ہر وقت یاد رکھے۔ جب تک اس کو اپنی موت بخوبی یاد نہیں ہوتی۔ وہ اس حالت تک نہیں پہنچ سکتا۔ موت تو ہر وقت قریب آتی جاتی ہے۔ کوئی آدمی ایسا نہیں جس کے قریبی رشتہ دار فوت نہیں ہو چکے۔ اور آج کل تو وبا سے گھر کے گھر صاف ہوتے جاتے ہیں اور موت کے لئے طبیعت پر زور دیکر سوچنے کی حاجت ہی نہیں رہی۔ یہ حالتیں قبض اور بسط کی اس شخص کو پیدا ہوتی ہیں جس کو موت یاد نہیں ہوتی۔

عمل کے بغیر قولی طاقت اور لسانی قوت کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جماعت کے لئے لمحہ فکریہ

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

اس کثرت کے ساتھ جماعت میں دنیا کی دلچسپی بڑھ رہی ہے اور تیزی سے مطالبات آرہے ہیں کہ اگر ہمارے وسائل اسی طرح رہے تو ناممکن ہے کہ ہم دنیا کی ضرورتیں پوری کر سکیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

تبدیلی ٹیلی فون نمبر

○ مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب فون نمبر تبدیل ہو کر 984 کی بجائے 212666 ہو گیا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

درخواست دعا

○ مکرم میاں شیخ عبدالمجید صاحب حلقہ گلبرگ کالونی فیصل آباد کے دل کا بائی پاس اپریشن مورخہ 96-6-23 کو لاہور میں ہو رہا ہے۔ اپریشن کے کامیاب ہونے اور کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ثناء اللہ صاحب شبلی فیکٹری ایریا ربوہ لمبے عرصے سے صاحب فراش ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

طلباء ربوہ میں متوجہ ہوں

○ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے زیر اہتمام جماعت ششم تا دہم' ایف اے ایف ایس سی کیلئے خدام الاحمدیہ کا دفتر مقامی رجسٹریشن کے لئے روزانہ شام 7.30 تا 9.00 بجے کھلتا ہے

ناظم امور طلباء ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

22- احسان 1375 ہش   22 - جون 1996ء

دین - اور - دنیا

بعض اوقات کسی بات میں کامیابی یا ناکامی کا اس لئے صحیح طور پر اندازہ نہیں ہوتا کہ اس کی کامیابی کے معیار کا علم نہیں ہوتا۔ کام تو کر لیا جاتا ہے لیکن جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ اس کام میں کامیابی کا معیار کیا ہے یا صحیح طور پر کامیابی کسے کہہ سکتے ہیں تو انسان کا دل تسلی نہیں پکڑتا کہ اس نے جو کام کیا ہے اس میں اسے صحیح طور پر یا مکمل طور پر کامیابی ملی ہے یا نہیں۔ ایسی ہی باتوں میں سے ایک نہایت اہم بات یہ ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا جائے۔ انسان اپنی زندگی میں دین کے بھی کام کرتا ہے اور دنیا کے بھی کام کرتا ہے۔ اور دونوں کو اپنی اپنی جگہ پر اہم بھی سمجھتا ہے۔ اور جو لوگ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کرتے ہیں وہ یہ کوشش بھی کرتے ہیں کہ دنیا کے کام کو چھوڑ کر جب ضرورت پڑے تو دین کا کام لیا جائے۔ لیکن یہ بات ہے بڑی مشکل۔ دین کے لئے کون سے دنیا کے کام کو چھوڑا جائے اور اس کی جگہ دین کا کام کیا جائے۔ کس وقت دین کو دنیا پر مقدم رکھا جائے۔ اس بات کا پہچان لینا اور اچھی طرح جان لینا نہایت ضروری ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک ارشاد پیش خدمت ہے۔

حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:۔

”دین کو دنیا پر مقدم رکھنا نہایت مشکل امر ہے کہنے کو تو انسان کہہ لیتا ہے اور اقرار بھی کر لیتا ہے مگر اس کا پورا کرنا ہر ایک کا کام نہیں۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا اس طرح سے پہچانا جاتا ہے کہ جب انسان کا دنیوی مال میں نقصان ہو تو کس قدر درد اس کے دل کو پہنچتا ہے۔ اور اس کے بالمقابل جب کسی دینی امر میں نقصان ہو جائے تو پھر کس قدر درد اس کے دل کو ہوتا ہے۔ انسان کو چاہئے کہ اس شناخت کے واسطے اپنے دل کو ہی ترازو بنائے کہ دنیاوی نقصان کے واسطے وہ کس قدر بے قرار ہوتا ہے اور چیختا چلاتا ہے۔ اور پھر دینی نقصان کے وقت اس کا کیا حال ہوتا ہے۔ بد ہے وہ شخص جو دوسرے کو دھوکا دیتا ہے۔ مگر بدتر وہ ہے جو اپنے آپ کو بھی دھوکا دیتا ہے۔ دین کو مقدم نہیں کرتا اور خیال کرتا ہے کہ میں دین کو مقدم کیے ہوئے ہوں۔ وہ سچے طور پر خدا تعالیٰ کا فرمانبردار نہیں بنا“

اس ارشاد کا آخری فقرہ ہمارے دل میں خوف پیدا کرنے والا ہے کیونکہ اصل بات تو یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کا فرمانبردار ہو۔ خدا تعالیٰ یہ نہیں چاہتا کہ دین اور دنیا کو اس طرح الگ کر دیا جائے کہ دونوں کا ایک دوسرے سے واسطہ نہ رہے۔ وہ تو یہ چاہتا ہے کہ دین اور دنیا ساتھ ساتھ چلیں۔ اور دین اور دنیا کو ساتھ ساتھ چلاتے ہوئے اس بات کی ضرورت پیش آتی ہے کہ کس وقت دنیا کے کام کو چھوڑ کر دین کا کام کیا جائے۔ یعنی دین کو دنیا پر مقدم رکھا جائے۔ اگر دونوں کام کرنے ہوں تو دیکھا یہ جائے کہ کہاں دنیا کا کام چھوڑ کر دین کا کام کرنا زیادہ اہم ہے۔ جیسا کہ حضرت صاحب نے مثال دی ہے کہ دنیا کے کام میں نقصان ہو تو انسان کو تکلیف پہنچتی ہے اور دین کے کام میں نقصان ہو تو وہاں بھی تکلیف پہنچنی چاہئے اور اگر پھر ان دونوں کا موازنہ کیا جائے تو یہ بات کھل کر سامنے آجائے گی کہ ہم دنیا کو اولیت دیتے ہیں یا دین کو۔ اگر دنیا کے نقصان پر درد زیادہ ہو اور دین کے نقصان پر کم ہو تو یقیناً اس کا یہ مطلب ہو گا کہ ہم دنیا کو اولیت دیتے ہیں۔ اور ایسا کرنے سے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا دعویٰ درست نہیں ہو سکتا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا دعویٰ صرف اس طرح درست ہو سکتا ہے کہ اگر دنیا کے کام میں نقصان پہنچتا ہے۔ اور درد ہوتا ہے تو دین کے کام میں نقصان پہنچنے سے درد اس سے بھی زیادہ ہونا چاہئے۔ اس کے فیصلے کے لئے حضرت صاحب نے کیا خوب فرمایا کہ اپنے ہی دل کو ترازو بنایا جائے۔ انسان سب سے زیادہ اپنے آپ ہی کو سمجھ سکتا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ کبھی وہ اپنے آپ کو دھوکا دینے سے گریز نہ کرے۔ لیکن اگر اس کی نیت صاف ہو اور وہ سوچنے کی پوری اہلیت رکھتا ہو اس لئے اس بات کا سمجھ لینا مشکل نہیں ہو سکتا کہ اس نے کس بات کو کس وقت زیادہ اہمیت دی ہے۔ کس کو پیچھے چھوڑا ہے اور کس کو آگے بڑھایا ہے۔ کس کا درد زیادہ ہوا ہے اور کس کا درد کم ہوا ہے۔ یہ اس کا اپنا دل اسے ہر دوسرے شخص سے بہتر بتا سکتا ہے کیونکہ جہاں تک دوسرے لوگوں کا تعلق ہے وہ تو انسان کی باتوں کو اس طرح سمجھ ہی نہیں سکتے۔ جس طرح وہ خود سمجھ سکتا ہے۔

پس دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے تو مشکل امر۔ لیکن ہمیں اپنے دل کو ترازو بنا کر دیکھتے رہنا چاہئے کہ ہم اس مشکل پر کس طرح اور کس حد تک قابو پا لیتے ہیں اور جو شخص قابو نہیں پا سکتا اسے خدا تعالیٰ کا فرمانبردار نہیں کہا جا سکتا۔ سب سے بڑی بات تو خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری ہے۔ یہ فرمانبرداری ہی ہے جو انسان کو دین اور دنیا کے ساتھ چلاتے ہوئے بھی دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی طرف راغب کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے۔

کچھ وڈیرے تو ہیں زمیں والے
بے زمینے بھی کچھ وڈیرے ہیں
آدمی تو ہے فطرتاً آزاد
آدمیت کے گرد گھیرے ہیں

ابو الاقبال

○

اس شوخیٔ رفتار کے یہ سب ہیں تلامیذ
یا آہ شرر بار کے یہ سب ہیں تلامیذ

شعلہ ہو کہ ہو برق قیامت ہو کہ فتنہ
میرے کہ رمرے یار کے یہ سب ہیں تلامیذ

نوک مژہ و نوک سناں- خار کی نوکیں
تیر نگہ یار کے یہ سب ہیں تلامیذ

غنچہ ہو، مہ نَو ہو، شفق ہو کہ حنا ہو
تیرے لبِ گلنار کے یہ سب ہیں تلامیذ

وہ سیب ہوں یا گل ہوں کہ خونِ دلِ عاشق
اس سرخیٔ رخسار کے یہ سب ہیں تلامیذ

شبنم ہو کہ نیساں ہو کہ ہو ابرِ بہاری
اس چشمِ گہر بار کے یہ سب ہیں تلامیذ

اغیار کے طعنے ہوں رقیبوں کے ہوں فقرے
اُس شوخ دل آزار کے یہ سب ہیں تلامیذ

تقدیر کے ہوں پیچ مصیبت کے ہوں پھندے
اک گیسوئے خمدار کے یہ سب ہیں تلامیذ

کرتے ہیں شبِ ہجر رفاقت مہ و اختر
ہمدردی غم خوار کے یہ سب ہیں تلامیذ

چنتے ہیں مضامین سخن سنج سب ان سے
گوہر ترے اشعار کے یہ سب ہیں تلامیذ

مولانا ذوالفقار علی خان گوہر

ضرورت خادم بیت

○ بیت التوحید حلقہ وحدت کالونی لاہور کے لئے ایک مستعد خادم کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت، سنگل رہائش موجود ہے خواہش مند مقامی صدران کی سفارش سے تشریف لائیں۔

(صدر حلقہ وحدت کالونی لاہور)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

آپ دعا کریں (-) ہم بھی مغلوب ہو گئے ہیں۔ ہم بھی بے بس ہو چکے ہیں۔ ہماری قوم بھی اپنے ظلموں سے ہم پر غلبہ پا چکی ہے۔ ہماری نصرت فرما اور اس کے باوجود ہمارا قدم اس دور کے نوح کی بستی کی طرف اٹھنے والا نہ ہو یعنی نیک لوگوں کی طرف (جانے) کا قدم نہ ہو بلکہ بد شہروں کی طرف (جانے) کا قدم ہو تو یہ دعائیں بالکل بے کار ہو جائیں گی۔ ان کے اندر کوئی اثر اور کوئی قوت نہیں ہوگی۔

پس دعاؤں کے مضمون کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ان جیسا بننے کی کوشش کریں جن کی وہ دعائیں ہیں۔ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی گریہ و زاری کے ساتھ پیغام پہنچانے میں حد کر دی تھی۔ کوئی ایک معمولی سا پہلو بھی باقی نہ چھوڑا جس کے ذریعے آپ قوم تک نجات کا پیغام پہنچا سکتے تھے اور آپ نے نہ پہنچایا ہو۔ اس کا ذکر بعد میں ایک دعا میں آئے گا۔

سردست میں آپ کو اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں کہ ---نوح کا مطالعہ کیا کریں (-)

اور اللہ تعالیٰ سے اپنی غفلتوں کی بخشش مانگتے رہیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر ہمارا قدم اس طرف بڑھتا رہا تو خواہ ہم اس تک پہنچ سکیں یا نہ پہنچ سکیں خدا کی مغفرت ہمیں اپنی جھولی میں اٹھا لے گی اور خود اس ---تک پہنچا دے گی۔

کلام الٰہی میں ایک اور دعا کا ذکر ہے جس کا تعلق (اہل ایمان) کے باہمی تعلقات سے ہے۔ انصار کی تعریف بیان فرمائی گئی کہ وہ کیسے اچھے لوگ تھے۔ کس طرح انہوں نے اپنے گھر مہاجرین کے لئے کھول دیئے اور اس کے بعد (ایمان والوں) کی ایک دعا یہ سکھائی گئی۔ (-) کہ وہ لوگ جو مہاجرین اور انصار کے بعد آئے وہ ان کے ذکر خیر سے متاثر ہونے کے بعد یہ دعا کیا کرتے تھے۔ (-) کہ اے ہمارے رب ہمیں بھی بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی بخش دے۔ (-) وہ لوگ جو ایمان میں ہم سے سبقت لے گئے۔ (-) اور ہمارے دل میں کسی (صاحب ایمان) کے لئے کجی اور نفرت نہ پیدا ہونے دے۔ (-) اے ہمارے رب تو تو بہت ہی مہربان اور بہت ہی رحم سے پیش آنے والا ہے۔ اس دعا کا پس منظر یہ ہے کہ انصار اور مہاجرین جو خدا کی نظر میں بہت بڑے بڑے مرتبے پا گئے۔

ایک دفعہ حضرت امام باقرؒ کے سامنے جو ایک بہت بزرگ شیعہ امام تھے۔ اولین ائمہ میں سے تھے۔ کسی شیعہ نے آنحضرت ﷺ کے بعض خلفاء اور صحابہؓ کے متعلق زبان درازی کی۔ غیرت سے آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور بہت ہی جلال کے ساتھ اس آیت کی تلاوت فرمائی (-) کہ وہ جو ان بزرگوں کے بعد آنے والے ہیں وہ تو صرف یہ عرض کرتے ہیں کہ اے خدا ہمیں بھی بخش دے اور ان کو بھی بخش دے۔ اگر ان سے کچھ غلطیاں سرزد ہوئی ہیں تو ہماری التجا یہ ہے کہ ان کو معاف فرما دے اور ہم تو ہیں ہی گنہگار بندے۔ ہمیں بھی ضرور معاف فرما۔ یہ وہ بھائی ہیں جو ایمان میں ہم پر سبقت لے گئے تھے اور ان کے پہلے ایمان لانے کے نتیجہ میں ہم نے یہ فیض پایا ہے۔ اس لئے ہمیں زیب نہیں دیتا کہ ان کے متعلق کسی قسم کا اور کوئی کلمہ کہیں۔ سوائے اس کے کہ تجھ سے ان کے لئے بخشش کے طالب ہوں۔ (-) اور ہمارے دل ایسے بنا دے کہ ان میں کسی ایمان لانے والے کے لئے بھی کسی قسم کی کوئی کجی نہ رہے۔ کوئی بیہودہ خیالات پیدا نہ ہوں (-) اے خدا تو تو بہت ہی مہربان ہے۔ ہمیں بھی مہربان بنا دے۔ تو تو بار بار رحم کرنے والا ہے۔ ہمیں بھی بار بار رحم کرنے والا بنا دے۔ پس (-) یہ دعا بہت ہی قیمتی دعا ہے۔ ایسی جماعتیں جہاں بعض دفعہ اختلافات پیدا ہو جاتے ہیں اور وہ نفرتوں میں بدل جاتے ہیں اور وہ جماعتیں پھٹ جاتی ہیں۔ خصوصیت کے ساتھ ان کے لئے یہ دعا بہت ہی اہمیت رکھتی ہے۔

ایک دعا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اور ان لوگوں کی دعا ہے جو آپ کے ساتھ تھے اور آپ کے اسوہ سے فیض پانے والے تھے۔ (کلام الٰہی) فرماتا ہے۔ وہ لوگ مشرک نہیں تھے اور ہر قسم کے شرک سے بیزار تھے اور خالصتہً للہ وقف ہو چکے تھے۔ وہ خدا کے حضور یہ عرض کیا کرتے تھے۔ (-) اے خدا ہمارا اتمام تر توکل تجھ پر ہے۔ (-) اور ہم تیری ہی طرف جھکنے والے ہیں۔ (-) اور تیری ہی طرف ہر راستہ جاتا ہے۔ تیری طرف جانے کے سوا ہم اور کوئی راہ نہیں پاتے۔ (-) ایک بہت ہی خوبصورت بیان ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اور کسی طرف جا نہیں سکتے۔ لازماً بالآخر وہاں پہنچنا ہے جیسے کہا جاتا ہے۔ All roads lead to Rome یہ تو ایک فرضی محاورہ ہے کہاں ساری سڑکیں روم کی طرف جاتی ہیں۔ مگر امر واقعہ یہ ہے کہ خدا کی طرف ساری سڑکیں جاتی ہیں (صاحب ایمان) کی بھی اور کافر کی بھی۔ بالآخر اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ تو وہ یہ عرض کرتے ہیں۔ (اے خدا ہمارا اتمام تر توکل تجھ پر ہے اور ہم تیری طرف جھکنے والے ہیں اور تیری طرف ہی ہمارا لوٹنا ہے) اس دعا میں ایک بہت ہی گہرا پیغام ہے وہ یہ ہے کہ خدا کی طرف تو تم نے بہرحال لوٹ کر آنا ہے خواہ کافر بنو یا (صاحب ایمان) بنو نیک ہو یا بد ہو۔ آخر وہاں جائے بغیر چارہ نہیں ہے لیکن وہ لوگ جو از خود پہلے خدا کی طرف حرکت کرتے ہیں وہی ہیں جو مقبول ہوتے ہیں۔ وہی ہیں جو اس کو پا لیتے ہیں۔ تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے غلاموں نے یہ دعا کی کہ اے خدا ہمارا تجھ پر توکل ہے۔ اور ہم تیری ہی طرف آ رہے ہیں اور جانتے ہیں کہ بالآخر تیری ہی طرف جانا ہے۔ اس لئے جو لوگ طوعی طور پر خدا کی طرف سفر اختیار کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں اپنی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا ہے اور طاقت بخشتا ہے کہ وہ بالآخر اس کو پا لیں۔ پھر یہ دعا ہے۔ (-) اے ہمارے رب ہمیں ان لوگوں کے لئے فتنہ نہ بنا جنہوں نے انکار کر دیا۔ فتنہ سے دو باتیں مراد ہیں۔ ایک یہ کہ ہم کسی کے لئے ٹھوکر کا موجب نہ بنیں۔ ہم ایمان لے آئے۔ ہم تجھ پر توکل کرتے ہیں۔ ہم تیری طرف آتے ہیں لیکن راہ میں ایسی ٹھوکریں نہ کھائیں کہ کوئی اور دیکھنے والا بھی ٹھوکر کھا جائے اور ہماری وجہ سے کسی ابتلا میں پڑ کر وہ راہ راست کو کھو دے۔

یہ ایک بہت ہی اہم دعا ہے۔ ہر انسان کو اپنے اعمال کی اس طرح نگرانی بھی کرنی چاہئے اور دعا بھی کرنی چاہئے کہ میری وجہ سے کوئی انسان ٹھوکر میں مبتلا نہ ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مرتبہ اس مضمون کو یوں بیان فرمایا کہ ایک ایسا شخص جو کسی کے لئے ٹھوکر کا موجب بنتا ہے بہتر تھا کہ اس کی ماں نے اسے جنم نہ دیا ہوتا کیونکہ وہ شخص بھی پکڑا جاتا ہے۔ اس لئے دعا کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے رہنا چاہئے۔

امریکہ کے اس سفر کے دوران بارہا مجھ سے بعض دوستوں نے یہ ذکر کیا کہ پاکستان سے آنے والے اس طرح کرتے ہیں اور اس طرح کرتے ہیں اور ہمارے لئے وہ ٹھوکر کا موجب بن جاتے ہیں۔ ان کو تو میں یہ سمجھاتا ہوں کہ (دین) کسی ایک ملک کا (دین) نہیں ہے۔ (دین) تو تمام دنیا کا (دین) ہے۔ آپ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو اس لئے نہیں مانا کہ آپ کا تعلق ہندوستان سے تھا۔ (-) پھر یہ خیال کیسا کہ فلاں شخص کو ہم سے بہتر ہونا چاہئے تھا۔ کیوں کسی کو ہم سے بہتر ہونا چاہئے؟ وہی بہتر ہے جو خدا کے نزدیک بہتر ہے۔ (-) رنگ و نسل کی تمیز ہمیشہ کے لئے مٹا دی گئی ہے۔ تم میں سے وہی معزز ہے جو خدا کے نزدیک معزز ہے۔ اس لئے میں ان کو یہی کہتا رہا کہ آپ ان لوگوں پر رحم کریں جو پاکستان سے آتے ہیں اور آپ سمجھتے ہیں کہ وہ احمدیت کے سفیر بن کر آئے ہیں لیکن وہ احمدیت کی بجائے بعض اور بدیوں کے سفیر بن جاتے ہیں۔ آپ (-) ان کو بچانے کی کوشش کریں نہ کہ ان کی وجہ سے خود ٹھوکر کھا جائیں۔ پس جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جو ٹھوکر کھاتے ہیں ان کا یہ عذر قبول نہیں ہوگا اور (کلام الٰہی) یہ بات کھول کر بیان فرما چکا ہے کہ جب قیامت کے دن بعض لوگ جہنم کی طرف لے جائے جائیں گے تو وہ یہ عذر پیش کریں گے کہ اے خدا ان بڑے لوگوں نے ہمیں گمراہ کیا۔ ان کی وجہ سے ہم نے ٹھوکر کھائی۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تم دونوں کے لئے جہنم ہے۔ ٹھوکر میں مبتلا کرنے والوں کے لئے بھی اور ان کے لئے بھی جنہوں نے بعض لوگوں کے بد نمونے سے اثر قبول کر کے خود اپنی گمراہی کے سامان کئے۔

پس (کلام الٰہی) کی تعلیم دو طرفہ ہے اور مکمل ہے اور متوازن ہے۔ لیکن یہ بیان کرنے کے باوجود ان احمدیوں کی ذمہ داری کو میں کم نہیں سمجھتا جنہوں نے لمبے عرصہ تک پاکستان یا ہندوستان میں تربیت پائی۔ بہت سے ان میں سے ایسے ہیں جو (رفقاء) کی اولاد ہیں۔ اور بعض ایسے ہیں جنہوں نے (رفقاء) کو دیکھے ہوئے لوگوں سے تربیت پائی ہے۔ وہ جب باقی دنیا میں جاتے ہیں تو طبعاً انسانی فطرت ہے خواہ یہ دلیل مضبوط ہو یا نہ ہو کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ احمدیت کے سفیر آ رہے ہیں اور ان کے نمونہ پر چل کر ہمیں نجات ملے گی۔ جب وہ غلط نمونے دیکھتے ہیں تو لازماً انکو صدمہ پہنچتا ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے انعام یافتہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو تقویت دی جاتی ہے وہ ٹھوکر نہیں کھاتے لیکن کمزور پھر بھی ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ اس لئے یہ دعا بہت ہی ضروری ہے جو حضرت ابراہیمؑ اور آپ کے صحابہ نے کی کہ (-) اے خدا ہمیں ان لوگوں کے لئے ٹھوکر کا موجب نہ بنا جنہوں نے کفر کیا یہاں (-) اس بات کو کھول دیا کہ وہ لوگ بری الذمہ نہیں ہیں جو ٹھوکر کھا جاتے ہیں کیونکہ انکار ان کی فطرت میں ہے تبھی وہ ٹھوکر کھاتے ہیں۔ پہلے کفر کی حالت ان کے اندر موجود ہے۔ اگر وہ نہ ہوتی تو وہ ٹھوکر نہ کھاتے لیکن اس کے باوجود ہم اس بات میں ملوث نہیں ہونا چاہتے۔ ہم یہ پسند نہیں کرتے کہ ہماری وجہ سے کوئی ظالم ٹھوکر کھا جائے۔

(ذوق عبادت اور آداب دعا ص 420 تا 426)

ایک اچھی بات

دعا کرو کہ جو امر اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر ہے وہی ہو جائے۔ کیونکہ بعض دفعہ انسان ایک چیز کو اپنے لئے بہتر سمجھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہے وہ حاصل ہو جاتی ہے لیکن اور شر اس سے پیدا ہوتا ہے جو پہلے شر سے بڑھ کر ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوا اور تدبیر پر بھروسہ کرنا حماقت ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمد سعید کرمانی

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان

وسطی افریقہ کے ایک ملک کے سفیر برائے پاکستان مسٹر مراد ایک دفعہ قاہرہ سے کراچی تک ہوائی جہاز میں میرے ہم سفر تھے انہوں نے اس سفر کے دوران مجھے چوہدری صاحب کی بہت سی باتیں بتائیں- اس نے بتایا کہ مراکش کے شاہ حسن ثانی کے والد محترم شاہ حسن اول نے چوہدری صاحب کو بڑا زور لگایا کہ آپ میرے ملک کا دورہ کریں اور مجھے مہمان نوازی کا شرف بخشیں ان کی وفات کے موجودہ شاہ نے بھی بار بار باصرار چوہدری صاحب کو کہا کہ وہ ان کے ملک کا دورہ کریں آخر شاہ حسن ثانی کی باصرار درخواست پر چوہدری صاحب موصوف نے مراکش کا دورہ کیا جب شاہ سے ملاقات کے لئے گئے تو چوہدری صاحب کے ساتھ حسب دستور مراکش کے فارن آفس کا ایک عہدیدار بھی تھا شاہ کا دستور تھا کہ جب اسے کوئی ملاقاتی ملنے کے لئے آتا تو وہ دربار میں آکر شاہ کے ہاتھ کو بوسہ دیتا- جب چوہدری صاحب ملنے کے لئے آئے تو دیکھا کہ شاہ کا تخت خالی پڑا ہے- آپ کو حیرانی ہوئی کہ شاہ کہاں ہیں پتہ چلا کہ شاہ اپنے دربار کے پیچھے واقع گولڈن روم میں جو ان کا ریٹائرنگ روم تھا بیٹھے ہوئے ہیں چوہدری صاحب ابھی دربار کے دروازے پر کھڑے مراکش کے وزیر خارجہ سے باتیں کر رہے تھے ایک غیر معمولی بات ہوئی شاہ اپنے گولڈن روم سے برآمد ہوئے اور سارا دربار پیدل طے کر کے سیدھا چوہدری صاحب کے پاس پہنچے اور اھلا" وسھلا" کہا یہ ایک غیر معمولی اعزاز تھا جو شاید صرف چوہدری صاحب کو شاہ نے دیا- شاہ نے چوہدری صاحب سے معانقہ کیا اور مراکش کے لئے چوہدری صاحب کی عظیم خدمات کا شکرایہ ادا کیا اور کہا کہ مراکش کے لوگ آپ کی خدمت کو کبھی فراموش نہیں کر سکتے-

ایک اور بات مجھے سردار بہادر خان نے بتائی تھی میاں امیرالدین صاحب نے اپنے گھر میں بعض مہمانوں کو مدعو کیا ہوا تھا ان میں سردار بہادر خان کے علاوہ خواجہ عبدالرحیم راجہ اختر حسن اور میرے علاوہ ایک وکیل سردار ظفراللہ ایڈووکیٹ بھی تھے جو مولوی انشاء اللہ خان صاحب ایڈیٹر وطن اخبار کے صاحبزادے تھے سردار بہادر خان نے اس تقریب میں بتایا کہ جنیوا میں ایک بین الاقوامی تقریب تھی وہ چوہدری صاحب کے ساتھ بطور فارن ڈپٹی منسٹر منسلک تھے جنیوا میں ایک احمدی جوڑے کے درمیان کوئی تنازعہ ہو گیا جس روز چوہدری صاحب نے جانا تھا تو اس روز مصروفیات سے فارغ ہو کر چوہدری صاحب اس جوڑے کی صلح کرانے کے لئے چلے گئے چوہدری صاحب کو وہاں دیر ہو گئی- یہاں سے فارغ ہو کر چوہدری صاحب کو سیدھا ایئرپورٹ جانا تھا- چوہدری صاحب بروقت ایئرپورٹ نہ پہنچ سکے چوہدری صاحب کے ہم دیگر ساتھی پان امریکن فضائی کمپنی کے جہاز میں بھی بیٹھ گئے- جہاز کی روانگی کا وقت ہو گیا- مسافروں میں بے چینی پیدا ہوئی کہ جہاز روانہ کیوں نہیں ہوتا- اس پر جہاز کے کپتان سے استفسار کیا گیا تو اس نے کہا-

سر محمد (ظفراللہ) ہمارے ساتھ سفر کر رہے ہیں یہ ہمارے لئے بڑا اعزاز ہے اگر ہمیں ان کے لئے گھنٹوں بھی انتظار کرنا پڑا تو ہم کریں گے"

فیلڈ مارشل ایوب خان کی عقیدت

۶۷-۱۹۶۶ء کی بات ہے کہ ہائی کورٹ کا صد سالہ جشن تھا دنیا بھر کے بڑے بڑے قانون دان آئے ہوئے تھے میں اس وقت مغربی پاکستان کا وزیر خارجہ خزانہ اطلاعات اور ایکسائز اینڈ ٹیکیشن تھا مندوبین کے اعزاز میں ایک روز شاہی قلعہ میں کھانا دیا گیا صدر ایوب خان کے عروج کا دور تھا صدر ایوب بھی تقریب میں شامل تھے ہر شخص اس کوشش میں تھا کہ صدر ایوب کا قرب حاصل کرے اتفاق سے میری سیٹ چوہدری صاحب کے ساتھ تھی کھانے کے فوراً بعد صدر ایوب خان سب لوگوں کو نظر انداز کر کے سیدھے چوہدری ظفراللہ خان صاحب کی طرف آئے چوہدری صاحب صدر کو اپنی طرف آتے دیکھ کر کھڑے ہو گئے ایوب خان نے چوہدری صاحب کے پاس آکر اپنی ہزارے کی پنجابی زبان (ہندکو) میں چوہدری صاحب کو مخاطب کیا اور کہا کہ میری خواہش ہے کہ آپ پاکستان سے باہر جانے سے پہلے مجھے ملنے کا وقت دیں- چوہدری صاحب نے کہا جی بہت اچھا! صدر صاحب نے کہا میں سمجھ لوں کہ آپ مجھے ملے بغیر نہیں جائیں گے چوہدری صاحب نے کہا جی میں مل کر جاؤں گا تب صدر صاحب کی تسلی ہوئی اور واپس اپنی جگہ پر گئے- یہ تھی ایوب خان کی چوہدری صاحب سے محبت-

لاہور کا مہنگا ترین وکیل

لاہور ہائی کورٹ میں جو تین چار وکیل آج تک سب سے نمایاں گزرے ہیں ان میں سر ظفراللہ خان نمایاں ترین تھے دیگر مشہور وکلاء میں جگن ناتھ اگر وال، مہرچند مہاجن وغیرہ تھے- مجھے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ جب چوہدری صاحب وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے رکن بنے تو آپ کو وکالت چھوڑنا پڑی چنانچہ آپ نے اس زمانہ میں ۱۹۳۵ء میں ساٹھ ستر ہزار روپے کی فیس واپس کیں کیونکہ چوہدری صاحب اب مقدمات کی پیروی نہیں کر سکتے تھے یہ بات جہاں چوہدری صاحب کی زبردست وکالت کو ظاہر کرتی ہے وہاں یہ بھی بتاتی ہے کہ چوہدری صاحب کو لوگوں کی امانتوں کا کیسا احساس تھا-

چوہدری ظفراللہ خان صاحب کو خطابت کا نہایت غیر معمولی جوہر عطا ہوا تھا برصغیر میں اردو خطابت میں نواب بہادر یار جنگ اور مولانا ابوالکلام آزاد کا شہرہ تھا- اسی طرح انگریزی میں چوہدری ظفراللہ خان صاحب کا ہندوستان میں شہرہ تھا-

لیاقت علی اور چوہدری ظفراللہ خاں

قائداعظم کی طرح پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان بھی چوہدری صاحب کی بہت عزت کرتے تھے ایک دفعہ کابینہ میں چوہدری صاحب اور لیاقت علی خان صاحب کے درمیان ہلکی سی ناراضگی ہو گئی چوہدری صاحب نے کابینہ سے استعفیٰ دینے کا خیال کر لیا- لیاقت علی خان کو پتہ چلا تو انہوں نے چوہدری صاحب کو ٹیلیفون کیا اور کہا کہ میں اکیلا آدمی ہوں ہم سب نے مل کر اس جہاز کو چلانا ہے آپ ناراض نہ ہوں اور استعفیٰ کا خیال چھوڑ دیں اس گفتگو کا چوہدری صاحب کی طبیعت پر بہت اچھا اثر پڑا- چوہدری صاحب نے مجھے یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ لیاقت علی خان کے ٹیلیفون پر میں نے اپنا ارادہ بدل دیا چوہدری صاحب کہتے ہیں لیاقت علی خان صاحب دردمند آدمی تھے-

خواجہ فیروزالدین لاہور کے بڑے نامور وکیل تھے ایک دن انہوں نے مجھے بتایا کہ میں جب برطانیہ میں بیرسٹری پاس کرنے کے لئے داخل ہوا تو چوہدری ظفراللہ خان بیرسٹری پاس کر کے واپس جا رہے تھے ترکی میں انگریزوں کا سفیر چھٹی پر لندن آیا ہوا تھا چوہدری صاحب کی روانگی کے وقت ان کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد ہوئی اس کی صدارت اس سفیر نے کی- اسی تقریب میں چوہدری صاحب نے بھی تقریر کی چوہدری صاحب کی تقریر سن کر اس نے کہا-

میں نے یہ پہلا انڈین دیکھا ہے کہ جو Adjective صحیح استعمال کرتا ہے-

سردار عبدالرب نشتر کا خراج تحسین

خواجہ ناظم الدین کی وزارت عظمیٰ کے زمانے میں بیسک (Basic) پرنسپل کمیٹی کی ایک رپورٹ مرتب ہوئی بعد میں اس پر اسمبلی میں بحث ہوئی چوہدری ظفراللہ خان اور سردار عبدالرب نشتر صاحب نے بحث میں حصہ لیا بعد میں عبدالرب نشتر سے ملا تو انہوں نے کہا کہ ظفراللہ نے اس تقریر میں Did Wonders معجزے دکھا دیئے ہیں- یہ رپورٹ آئین ساز اسمبلی میں پیش ہوئی تھی-

(ہفت روزہ فرق لاہور ۲۲- اپریل ۱۹۹۵ء)

تعارف

وفاؤں کا صلہ

شاعر: اعظم نوید-ایم اے

"وفاؤں کا صلہ" ایک مختصر سی آزاد نظم بھی ہے اور کتاب کا عنوان بھی وفاؤں کا صلہ ہی ہے- اپنے متعلق شاعر نے کہا ہے کہ

"شاعری انسانی مسرتوں دکھوں اور تکلیفوں کے ساتھ سچی ہمدردی اور ان جذبات کو ظاہر کرنے کی طاقت کا نام ہے جسے اگرچہ سب لوگ محسوس تو کرتے ہیں لیکن سب اس کے اظہار کی طاقت نہیں رکھتے- ان احساسات جذبات اور خیالات کو الفاظ کا لبادہ پہنا کر ایک خاص ڈھانچے میں ڈھالنے کا نام شاعری ہے- جو ایسا کر لیتا ہے وہ شاعر کہلاتا ہے- یہ قابلیت فطرت عطا کرتی ہے-"

کتاب شاعر کا پہلا مجموعہ کلام ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ خاصے پرگو شاعر ہیں اس لئے کہ عام طور پر تو ایک مجموعہ اشاعت پذیر ہو جانے کے بعد سالوں گزر جاتے ہیں اور دوسرا مجموعہ سامنے نہیں آتا لیکن اعظم نوید نے اپنے ادبی سفر کے متعلق لکھا ہے-

کہ پہلی کتاب تو وفاؤں کا صلہ ہے جو چھپ کر آپ کے سامنے ہے اور دوسری کتاب "درد کی بانہوں میں" زیر ترتیب ہے- گویا کہ عنقریب احباب کی خدمت میں پیش کر دی جائے گی اور اشعار کے مجموعوں کے علاوہ ایک ناول بھی زیر ترتیب ہے-

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نے یہ اشعار لکھے ہیں تو فوراً اسے ٹوک کر کہا جاتا ہے کہ اشعار لکھے نہیں کہے ہیں- یعنی شاعری کرنے کو شعر کہنا کہتے ہیں- شعر لکھنا نہیں- لیکن جہاں تک وفاؤں کا صلہ کتاب کا تعلق ہے یہ اشعار نہ صرف اعظم نوید نے کہے ہیں بلکہ انہوں نے لکھے بھی ہیں- اس لئے کہ اس خوب صورت کتاب کے کاتب بھی وہ خود ہی ہیں- یوں تو اس کتاب کے

باقی صفحہ 6 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک محمد عبداللہ

حضرت مولانا عبدالغفور صاحب

حضرت مولانا عبدالغفور صاحب سلسلہ احمدیہ کے ایک جید عالم اور بلندپایہ مقرر تھے۔ آپ حضرت میاں فضل محمد صاحب آف ہرسیاں ضلع گورداسپور کے فرزند تھے۔ جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفقاء میں سے تھے۔ خاکسار جب 1935ء میں جامعہ احمدیہ قادیان سے فارغ ہو کر بطور مربی منتخب ہوا۔ تو ابتداء میں مجھے جن دو بزرگ ہستیوں کے ساتھ دعوت الی اللہ کا کام کرنے کا موقعہ ملا۔ ان میں سے ایک تو حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی تھے اور دوسرے حضرت مولانا عبدالغفور صاحب۔ مولانا راجیکی کے ساتھ تو یہ رفاقت گویا دعوت الی اللہ کی ٹریننگ کا زمانہ تھا جو کم وبیش تین ماہ رہا۔ اور یہ عرصہ قادیان سے دس میل کے فاصلہ پر دریائے بیاس کے کنارے چند دیہات میں گزارا جہاں احمدی جماعتیں قائم تھیں۔ ازاں بعد خاکسار محترم مولانا عبدالغفور صاحب فاضل کی معیت میں سرگودھا شہر و ضلع میں بطور مربی متعین ہوا۔ حضرت مولانا کی یہ رفاقت بے حد جلا بخش ثابت ہوئی۔

آپ بہت عبادت گزار۔ اور بااخلاق انسان تھے۔ ہمہ وقت دعوت الی اللہ کے بابرکت کام میں مصروف رہتے۔ اور اپنے ساتھی کے لئے ایک اسوہ حسنہ تھے۔ آخر شب کی عبادت بڑی باقاعدگی سے ادا کرتے۔ اس جذب کی حالت میں کبھی آپ دھیمی آواز سے تلاوت فرماتے۔ آپ کی آواز بہت شیریں تھی جس میں نغمگی کی کیفیت پائی جاتی تھی۔ رات کے سناٹے میں۔ بھیگی بھیگی فضاء میں آپ کی آواز بہت پر تاثیر ہوتی اور سننے والا سحرزدہ ہو کر رہ جاتا۔

حضرت مولانا صاحب کی طبیعت میں خیرخواہی۔ دلداری اور ہم دردی کا جذبہ بھی بہت تھا۔ سرگودھا کے سفر کا ہی واقعہ ہے کہ ایک شام میں باہر سے آیا تو حضرت مولوی صاحب کے ہاتھ میں ایک تار تھا۔ آپ نے وہ تار مجھے دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ قادیان سے آپ کے نام ہے کہ آپ کا اکلوتا بچہ بہت بیمار ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ قادیان کے لئے روانہ ہو جائیں۔ میں آپ کی طرف سے دفتر کو آپ کی رخصت کے لئے تار دے دوں گا۔ میں جب دوسرے روز قادیان پہنچا تو معلوم ہوا کہ بچہ ایک دن قبل فوت ہو چکا ہے۔ اور اس کی تدفین بھی ہو چکی ہے۔ حضرت مولانا صاحب کا تار بھی دوسرے دن دفتر کو مل گیا۔ ازاں بعد جب مولانا صاحب کو بچے کی وفات کا علم ہوا تو آپ نے مجھے تعزیت کا بڑا ہمدردانہ خط لکھا اور بہت صبر کی تلقین کی۔ اس کے ساتھ آپ نے ناظر صاحب اصلاح وارشاد کو ایک خط تحریر کیا۔ کہ ملک محمد عبداللہ صاحب کے اکلوتے بچے کا انتقال ہو گیا ان کی اہلیہ قادیان میں اکیلی ہیں ان کے لئے یہ سانحہ بڑا المناک ہے میرا خیال ہے اس حالت میں ملک صاحب کو دس دن کی رخصت عطا کی جائے تا کہ وہ اپنی اہلیہ صاحبہ کو تسلی دے سکیں۔ میں یہاں سرگودھا میں اکیلا کام سنبھال لوں گا۔ یہ ایک غیر معمولی ہمدردی کا اظہار تھا۔ نظارت نے حضرت مولوی صاحب کی یہ درخواست منظور فرمائی اور اس طرح مجھے گھر رہ کر اپنی اہلیہ کو تسلی دینے کا موقعہ مل گیا۔

حضرت مولانا بعدازاں سرگودھا سے تبدیل ہو کر ریاست چمبہ میں بطور مربی متعین ہو گئے۔ چمبہ ایک نہایت خوبصورت ہمالیائی ریاست ہے جو چاروں طرف پہاڑوں سے گھری ہوئی ہے۔ پنجاب کے صحت افزا مقام ڈلہوزی سے 22/33 میل کے فاصلہ پر ہے۔ ڈلہوزی تک کا سفر بس کے ذریعہ ہوتا ہے۔ اور اس کے بعد 22 میل ..... پہاڑی سفر پیدل یا گھوڑے پر کیا جاتا تھا کوئی پختہ سڑک نہ تھی۔ بس ایک طرف بلند وبالا پہاڑ اور دوسری طرف کئی سو گہری کھڈیں۔ حضرت مولوی صاحب نے بڑے استقلال کے ساتھ یہاں دعوت الی اللہ کا کام سرانجام دیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ کی آمد کے وقت یہاں صرف ایک گھر احمدی تھا لیکن چند ماہ کی کوشش کے بعد مزید چار گھر احمدی ہو گئے۔ کچھ عرصہ بعد حضرت مولوی صاحب کو مرکز میں بلا لیا گیا۔ اور یہ عجیب حسن اتفاق تھا کہ محترم مولانا صاحب کی جگہ مجھے چمبہ میں مربی متعین کیا گیا۔ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ ریاست کا ہندو راجہ کچھ عرصہ ہوا فوت ہو چکا ہے۔ اس کا بیٹا نابالغ ہے لہٰذا راجہ کا قائمقام ایک انگریز مقرر کیا گیا ہے۔ اس کا وزیر اعلیٰ جسے دیوان کہا جاتا ہے۔ ایک ہندو مادھورام ہے جس کی تعلیم صرف میٹرک تک ہے۔ مگر غضب کا چالاک آدمی ہے۔ راجہ کے قائمقام انگریز کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں۔ ہر کام پر دیوان مادھورام ہی حاوی ہے۔ حضرت مولوی صاحب کے ساتھ اس کے تعلقات کچھ عرصہ تک تو ٹھیک رہے اس کے بعد وہ جماعت کا مخالف ہو گیا۔ اور اس نے لاہور کے پولٹیکل سٹیٹ آفس میں مولوی صاحب کے خلاف رپورٹ کی کہ یہ لوگ باہر سے آکر ریاست کا تختہ الٹنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا ان کی گرفتاری کی اجازت دی جائے۔ اس کے چند ماہ بعد جب میں وہاں گیا تو میرے متعلق بھی ایسی ہی رپورٹ کی گئی۔ ہمارے پیارے امام حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی نگاہ بڑی دوررس تھی۔ وہ ہر طرح کے حالات کے جائزہ لیتے رہتے تھے۔ انہیں بھی ایسی اطلاعیں مل چکی تھی کہ دیوان مادھورام نے احمدی مربیان کے خلاف رپورٹیں کی ہیں۔ چنانچہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے مجھے چمبہ سے قادیان بلایا۔ جب میں نے ان امور کی تصدیق کی تو آپ نے فرمایا یہ کیا عجیب انسان ہے جب میں ڈلہوزی جاتا ہوں تو بھاگا بھاگا میرے پاس آتا ہے اور بڑے تحفے تحائف لاتا ہے۔ اور اندرونی طور پر ایسی مخالفانہ کارروائیاں کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ دینی دشمنی تو ان کا قومی ورثہ ہے۔ بہرحال حضرت صاحب نے فرمایا کہ ابھی آپ چمبہ واپس نہ جائیں اور حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کو جو اس وقت آپ کے پرائیویٹ سیکرٹری بھی تھے لاہور بھیجا کہ وہ پولٹیکل سیکرٹری سٹیٹس کے دفتر میں جا کر صحیح کوائف معلوم کریں۔ حضرت نیر صاحب نے دو دن کے بعد لاہور سے واپس آکر ان امور کی تصدیق کی کہ واقعی پولیٹکل سیکرٹری آف سٹیٹس کے دفتر میں دیوان مادھورام نے احمدی مربیان کے خلاف رپورٹیں بھیجی ہیں۔ ان کے برطانوی باشندے ہونے کی وجہ سے چونکہ وہ انہیں خود گرفتار نہیں کر سکتا لہٰذا اس نے پولٹیکل آفس لاہور سے یہ اجازت طلب کی ہے۔ حضرت مولانا نیر صاحب نے بتلایا کہ لاہور کے دفتر نے ان درخواستوں پر کوئی کارروائی نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ کے کام بھی عجیب ہوتے ہیں کہ ادھر تو دیوان مادھورام نے مولانا عبدالغفور صاحب اور میری گرفتاری کی کوشش کی تھی اور تھوڑے عرصہ بعد ہی اس کی شدید بدعنوانیوں کی وجہ سے اسے ریاست بدری کی سزا ہو گئی۔ اب وہ ریاست میں داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے عزت عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت کے گڑھے میں اتار دیتا ہے۔

حضرت مولانا صاحب مربیان کے سینئر گروہ سے تعلق رکھتے تھے جس میں حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس تھے انہیں حضرت حافظ روشن علی صاحب جیسے نابغہ روزگار کی خاص تربیت حاصل تھی اس وقت حضرت حافظ صاحب اکیلے ہی ہمہ وقت اس کلاس کی تربیت فرماتے تھے ان کے تربیت یافتہ یہ علماء سلسلہ احمدیہ کے چوٹی کے علماء بنے یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ حضرت میاں فضل محمد صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ آپ نے اپنی اولاد میں دینی اور جماعتی جذبہ پیدا کیا جنہوں نے بڑے ہو کر جماعت کی خدمت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کیں اور ہر رنگ میں جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ حضرت مولانا عبدالغفور صاحب کی زندگی تو قابل رشک تھی ہی آپ کے بھائی محترم عبدالرحیم صاحب درویش زیادہ تعلیم یافتہ نہیں تھے۔ کسب معاش کے لئے معمولی کاروبار کرتے تھے لیکن جماعتی اور دینی خدمت کا جذبہ بے مثال تھا قادیان یا اس کے نواح میں کوئی جلسہ یا مناظرہ ہوتا۔ بھائی عبدالرحیم صاحب صف اول میں نظر آتے اور جلسہ کے انتظامی امور میں بھی نمایاں حصہ لیتے۔ ان کے فرزند مولانا عبدالباسط نے بتلایا کہ اباجی چونکہ ہر دینی اجتماع میں شریک ہوتے تھے اس لئے حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے انہیں رفیق سفر کا خطاب دے رکھا تھا۔

محترم مولانا عبدالباسط صاحب بھی خدا کے فضل سے ایک بلندپایہ مربی اور اپنے خاندانی ورثہ کے پیش نظر ہر وقت دینی اور جماعتی خدمت میں کوشاں رہتے ہیں۔ روزنامہ الفضل کے صفحات آپ کی بہترین کاوشوں کا نمونہ ہیں۔ پاکستان سے باہر بھی آپ کئی ملکوں میں نمایاں خدمات انجام دے چکے ہیں۔ آجکل بھی مرکز میں گراں قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

ہماری تاریخ

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب نے 12- نومبر 1971ء کو ہیگ (ہالینڈ) سے سے شیخ مبارک احمد صاحب کو ایک خط انگریزی زبان میں لکھا۔ جس کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔

پیارے شیخ صاحب... کرنل عطاء اللہ نے مجھے آپ کا 11- اکتوبر کا خط بھیجا ہے جو ان کے نام ہے۔ اس میں آپ نے ان سے استدعا کی ہے کہ وہ آپ کے جذبات فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹرز تک پہنچا دیں۔ اور اس کے علاوہ مجھے بھی ایسے ہی جذبات پہنچائیں جس کے لئے میں آپ کا نہایت اخلاص سے ممنون و مشکور ہوں۔

مجھے یقین ہے کہ مجھے آپ کو اس بات کے بتانے کی ضرورت نہیں کہ میں نے آپ کے ساتھ کام کر کے کس قدر لطف اٹھایا ہے اور میں آپ کی کس قدر تعظیم کرتا ہوں۔ آپ نے فاؤنڈیشن کے قیام کے وقت اس کے لئے ایک نرس کی طرح کام کیا۔ اور اس ادارے کی کس قدر محبت لگن اور چاہ سے خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس تمام کام کے لئے جو آپ نے اس مقصد کے لئے کیا جزائے خیر دے۔ میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ ہمارے آپس میں مل کر کام کرنے کے نتیجہ میں مجھے ایک مخلص اور بیش قیمت دوستی نصیب ہوئی جس کی میں دل کی گہرائیوں سے قدر کرتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ ہم جہاں کہیں بھی ہوں اور ہماری مصروفیات کیسی بھی ہوں ہمارے یہ جذبات ہمیں ایک دوسرے سے منسلک رکھیں گے اور ہمارے تعلقات کو صحیح راستے پر چلاتے رہیں گے۔ آپ نے میرے متعلق جو محبت کے جذبات کا اظہار کیا ہے ان کے لئے میری طرف سے بھی دلی شکریہ قبول فرمائیں۔

ذاتی طور پر میں چاہتا ہوں کہ آپ اپنے بعد

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر30619

I Drs Deden Rahmat s/o R.Kosim Padmawidjaya

پیشہ ٹیچر عمر36 سال بیعت 1985ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 94-7-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/175000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Drs Deden Rahmat انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Jajat Hidayat جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Erwandi انڈونیشیا۔

مسل نمبر30620

I Mrs. Enih Suwarli w/o Lili Suwarli

پیشہ خانہ داری عمر54 سال بیعت 1958ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 94-11-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ طلائی نکلس ہار وزنی 12 گرام مالیتی -/216000 روپے۔ 2۔ طلائی بالیاں جوڑی وزنی ایک گرام مالیتی -/18000 روپے۔ 3۔ بالیاں 2 جوڑی انگوٹھیاں وزنی 4 گرام مالیتی -/72000 روپے۔ 4۔ دھان کا کھیت برقبہ 200 مربع میٹر مالیتی -/300000 روپے۔ 5۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/35000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/60000 روپے بصورت ششماہی آمد از جائیداد بالا مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs. Enih Suwarli انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Dili Suwarli خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 E.Jamaluddin جابر انڈونیشیا۔

مسل نمبر30621

I H. Hasbuloh s/o nawari

پیشہ ملازمت عمر70 سال بیعت 1958ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-1-24 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) مکان برقبہ 280 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی 99000000 روپے (2) دھان کا کھیت برقبہ 7000 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی 30000000 روپے (3) دھان کا کھیت برقبہ 3500 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی 17500000 روپے (4) مکان مع زمین 3500 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی 37500000 روپے (5) زمین برقبہ 420 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی 6000000 روپے (6) مکان مع زمین برقبہ 346 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی 3900000 روپے (7) بلڈنگ مع زمین برقبہ 490 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی 5250000 روپے

(8) Auto Hiace toyota Auto Zebra/Daihatsu Auto Feroza/ Daihatsu

23000000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی 222150000 روپے اس وقت مجھے مبلغ 600.000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد H.Has Buloh انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 E Sunarlan انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Udin S/O Hanapi انڈونیشیا

مسل نمبر30622

I Mrs Djamilah w/o Drs ILjas

پیشہ خانہ داری عمر55 سال بیعت 1952ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-4-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زمین واقع انڈونیشیا مالیتی 22500000 روپے (2) زیورات طلائی مالیتی 1500000 روپے (3) حق مہر پانچ ہزار روپے 5000 روپے کل جائیداد مالیتی 24005000 روپے اس وقت مجھے مبلغ پچاس ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs Djamilah ساکن انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Drs ILjas خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 Ir Munadi Suratin انڈونیشیا۔

بقیہ صفحہ 4

متعلق اصغر ندیم سید سعادت سعید اور مبارک احمد عابد نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ اگر آپ خود اس کتاب کا مطالعہ کریں اور اس کے متعلق اپنے خیالات کو سامنے لائیں تو بات زیادہ مناسب ہوگی۔

شعروں کی بات ہے کسی کو کوئی شعر پسند آتا ہے اور کسی کو کوئی۔ اسی لئے عام طور پر کہا جاتا ہے کہ شعرا کو چھوٹے اور بڑے کے خانوں میں تقسیم کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بعض اوقات ایک نئے شاعر کا کوئی نہ کوئی شعر اتنا اچھا لگتا ہے کہ اسے بار بار گنگنایا جاتا ہے اور کسی بڑے شاعر کی ساری کتاب پڑھ جانے کے بعد کوئی شعر بھی ایسا سامنے نہیں آتا جو اپنے دل کو لگے دوسروں کے دل کو تو کوئی شعر لگتے ہی ہوں گے لیکن بات تو اپنے دل کی ہے۔ پس اس کتاب کا آپ خود مطالعہ کریں اور دیکھیں کہ آپ کو کون سا شعر کتنا پسند آتا ہے اور مجموعی طور پر آپ اعظم نوید کے متعلق کس تاثر کا اظہار کرتے ہیں۔

خوب صورتی کے لحاظ سے تو کاغذ بھی اچھا ہے۔ کتابت بھی اچھی ہے ڈسٹ کور بھی اچھا ہے اور اعظم نوید کی تصویر یوں لگتا ہے کہ نوجوانی کی مثال پیش کرتی ہے۔ کتاب کی قیمت -/150 روپے ہے۔ اگر آپ خرید سکیں تو ضرور خریدیں نہ خرید سکیں تو کسی لائبریری یا ریڈنگ روم میں جا کر اس کا مطالعہ کرلیں۔ اور اگر آپ کے کسی دوست نے یہ کتاب خریدی ہے تو عاریتاً اس سے بھی لے سکتے ہیں۔

یہ بتانا ہمارے لئے خوشی کا باعث ہے کہ اعظم نوید نے کچھ عرصہ ہمارے اخبار الفضل میں بھی کتابت کی ہے۔ جتنا عرصہ وہ یہاں رہے بڑی خوش دلی کے ساتھ کام کیا اور تعلقات عامہ کے سلسلے میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے بہت اچھا نمونہ دکھایا۔

انہوں نے کتابت بھی جاری رکھی۔ اور اپنی تعلیم بھی۔ چنانچہ ایم۔ اے۔ کا امتحان پاس کر لیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے اس کامیابی کو بابرکت کرے اور انہیں بہتر سے بہتر اشعار پیش کرنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔

شائد یہ کہنا بھی ضروری ہے کہ اس کتاب کو پروفیسر ڈاکٹر سردار علی نے مرتب کیا ہے اور اس کے ناشر چوہدری امتیاز احمد لنگاہ فرینکفورٹ جرمنی ہیں۔

(ن - س)

گرمیوں میں لینٹر والی چھت کو ٹھنڈا رکھنے والی ٹائل کی ایجاد

مکرم منور احمد ملک صاحب ایک احمدی پروفیسر ہیں اور محمود آباد جہلم سے تعلق رکھتے ہیں۔ گوجر خان۔ سرور شہید گورنمنٹ ڈگری کالج گوجر خان کے پروفیسر منور احمد ملک نے ایک ایسی ٹائیل ایجاد کی ہے جس سے شدید گرمیوں میں بھی سیمنٹ والے چھتوں (لینٹر) کو ٹھنڈا رکھا جا سکے گا۔ تفصیل کے مطابق پروفیسر منور احمد جو شمسی توانائی کے میدان میں ریسرچ کر رہے ہیں نے عوام کی ایک بڑی مشکل کو حل کرتے ہوئے ایسی ٹائیل ایجاد کی ہے جو صرف ایک انچ موٹی ہے۔ اگر اسے چھت پر لگا دیا جائے تو چھت شدید گرمیوں میں دن بارہ بجے بھی ٹھنڈا رہے گا اور کمرے کا درجہ حرارت 35 سینٹی گریڈ سے کم رہے گا۔ 35 سینٹی گریڈ ایسا درجہ حرارت ہے جس پر عام پنکھے کی ہوا ٹھنڈی محسوس ہو جاتی ہے جبکہ 40 سینٹی گریڈ پر گرم محسوس ہوتی ہے اور اس درجہ حرارت پر پسینہ آتا ہے۔ اس ٹائل کی مدد سے چھت کا درجہ حرارت 35 سینٹی گریڈ سے بڑھ نہیں سکے گا جبکہ عموماً چھت دن بارہ بجے کے قریب 50 سے 70 سینٹی گریڈ تک گرم ہو جاتا ہے۔ پھر سیلنگ فین اس گرمی کو پورے کمرے میں پھیلا دیتا ہے۔ جس سے پورا کمرہ گرم ہو جاتا ہے اور یوں کمرے میں ٹھہرنا شوار ہو جاتا ہے۔ اس گرمی کو کم کرنے کے لے ایئر کولر اور ایئر کنڈیشنر لگانے پڑتے ہیں جس سے بہت زیادہ بجلی خرچ ہوتی ہے اور یہ مالی بوجھ کا سبب بنتے ہیں۔ اس ٹائل کی مدد سے ایئر کولر اور ایئر کنڈیشنر سے نجات ملے گی اور اس طرح توانائی کی بہت بچت ہوگی۔ اس ٹائل کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ سردیوں میں کمرہ ٹھنڈا نہیں ہوگا۔ ہیٹر کی مدد سے گرم کیا گیا کمرہ بہت دیر گرم رکھا جا سکے گا۔ ہیٹر سے گرم ہونے والی ہوا گرم ہو کر اوپر اٹھتی ہے اور چھت سے ٹکرا کر گرمی چھت کو منتقل کرتی ہے ٹھنڈا چھت اسے جذب کرکے اوپر فضا میں ضائع کر دیتا ہے۔ ٹائل کی وجہ سے کمرے کی گرمی اوپر نہیں جا سکے گی اور یوں کمرہ تھوڑی سی توانائی سے خاصی دیر تک گرم رہ سکے گا۔ اس طرح توانائی کی بچت ہوگی۔

بقیہ صفحہ 5

آنے والے سے میری عادات، کمزوریاں اور میرے مخصوص مزاج کے متعلق ضرور بتائیں۔ تاکہ جب میں ان سے ملوں تو وہ یہ نہ محسوس کریں کہ وہ ایک اجنبی سے ملاقات کر رہے ہیں۔

مخلصانہ جذبات کے ساتھ

آپ کا مخلص

ظفر اللہ خان

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹر نیشنل کے پروگرام

ہفتہ 22- جون 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں-از امام عطاء المجیب راشد صاحب- سبق نمبر 2(دوبارہ)
5-00 لقاءمع العرب-96-6-18(دوبارہ)
6-00 طبی معاملات-فرسٹ ایڈ- ازڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب
6-00 متفرق پروگرام
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- نمبر163(دوبارہ)
8-00 فرنچ سیکھئے(دوبارہ)
8-30 متفرق پروگرام
9-00 ملاقات-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- اردو دان دوستوں کے ساتھ 96-6-19(دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں از امام عطاء المجیب راشد صاحب نمبر2- (دوبارہ)
11-00 احمدیہ ٹی وی ورائٹی-ٹیک ٹاک-
12-00 (دوپہر) خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-ہالینڈ
1-00 لقاءمع العرب-96-6-18(دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- نمبر164(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- از امام عطاء المجیب صاحب راشد-نمبر2(دوبارہ)
5-00 سوال کا وقت-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع جرمنی کے لڑکوں کے ساتھ
6-00 بچوں کی کلاس از امام عطاء المجیب راشد صاحب صاحب(دوبارہ)
7-00 ہمارے دوستوں سے ملئے- سبان حاسک-ایگزیکٹوڈائریکٹر بوسنین چلڈرن ریلیف
8-00 لقاءمع العرب96-6-19(دوبارہ)
9-00 عربی پروگرام-تشریح کلام الٰہی-
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی-
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے-(نیا)
1-00 دینی تعلیمات-روحانی خزائن
1-30 متفرق پروگرام
2-00 چلڈرنز کلاس از امام عطاء المجیب راشد صاحب(دوبارہ)
3-00 چینی زبان سیکھئے- سبق نمبر17
3-30 حکایات شیریں- نمبر6(نیا)

اتوار 23 جون 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی- سبق نمبر11(دوبارہ)
5-00 لقاءمع العرب-96-6-19(دوبارہ)
6-00 دینی تعلیمات-روحانی خزائن
6-30 تاریخ احمدیت کا ایک ورق- ازمکرم بی اے رفیق صاحب
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر164(دوبارہ)
8-00 چینی زبان سیکھئے سبق نمبر17(دوبارہ)
8-30 حکایات شیریں نمبر6(دوبارہ)
9-00 بچوں کی کلاس- از امام عطاء المجیب راشد صاحب(دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی نمبر11-(دوبارہ)
11-00 ہمارے دوستوں سے ملئے- سابن بالسک- ایگزیکٹوڈائریکٹر بوسنین چلڈرن ریلیف
11-30 متفرق پروگرام
12-00 (دوپہر) سندھی پروگرام- خطبہ 94-7-8
1-00 لقاءمع العرب96-6-19(دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر164(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی نمبر11(دوبارہ)
5-00 مجلس سوال و جواب- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع پولش غیر مسلم دوستوں کے ساتھ 96-6-6
6-00 ملاقات- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی دان دوستوں کے ساتھ-
7-00 اراؤنڈ دی گلوب- ڈاکو منٹری- سپیس شٹل کے بارے میں-
8-00 لقاءمع العرب96-6-20(نیا)
9-00 البانین پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں ازامام عطاء المجیب راشد صاحب- سبق نمبر3-
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر165(نیا)

منگل 25- جون 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر166(نیا)
1-00 دینی تعلیمات-روحانی خزائن
1-30 متفرق پروگرام
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- ازحضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر40(دوبارہ)
3-00 فرنچ سیکھئے
3-30 متفرق پروگرام
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی- سبق نمبر12(دوبارہ)
5-00 لقاءمع العرب- نمبر42(دوبارہ)
6-00 دینی تعلیمات-روحانی خزائن(دوبارہ)
6-30 متفرق پروگرام
7-00 (صبح) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر166(دوبارہ)
8-00 فرنچ سیکھئے(دوبارہ)
8-30 متفرق پروگرام
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ سبق نمبر40(دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر12(دوبارہ)
11-00 احمدیہ ٹی وی سپورٹس- دوڑیں اور گیمز
12-00 (دوپہر) پشتو پروگرام- خطبہ 94-6-17
1-00 لقاءمع العرب نمبر47(دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 (سہ پہر) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر166(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی- سبق نمبر12(دوبارہ)
5-00 فرام دی آرکائیوز- خطبہ تربیت کے موضوع پر-89-2-10
6-00 (شام) ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر41(دوبارہ)
7-00 طبی معاملات- غذا اور آپ کے بچے کی نگہداشت
7-30 عطاء الواحد سے گفتگو
8-00 لقاءمع العرب نمبر48(نیا)
9-00 نارویجین پروگرام ... اصول کی فلاسفی نمبر9
10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی
11-00 جرمن پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں از امام عطاء المجیب راشد سبق نمبر4(نیا)
11-00 جرمن پروگرام

بدھ 26 - جون 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر167(نیا)
1-00 اراؤنڈ دی گلوب - ہماری کائنات نمبر26
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر41(دوبارہ)
3-00 چینی زبان سیکھئے- سبق نمبر18
3-30 حکایات شیریں(نیا)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں ازامام عطاء المجیب راشد صاحب سبق نمبر4
5-00 لقاءمع العرب نمبر48(دوبارہ)
6-00 اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات نمبر26(دوبارہ)
6-30 متفرق پروگرام
7-00 (صبح) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر167(نیا)
8-00 چینی زبان سیکھئے- سبق نمبر13(دوبارہ)
8-30 حکایات شیریں(دوبارہ)
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر41(دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں- ازامام عطاء المجیب راشد صاحب سبق نمبر4
11-00 طبی معاملات- غذا اور آپ کے بچے کی نگہداشت
11-30 عطاء الواحد صاحب سے گفتگو
12-00 (دوپہر) رشین پروگرام
1-00 لقاءمع العرب نمبر48(دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر167(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں از امام عطاء المجیب راشد سبق نمبر4
5-00 انڈونیشین پروگرام
6-00 (شام) نیچرل کیور- ہومیوپیتھی کلاس ازحضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
7-00 احمدیہ ٹی وی ورائٹی- دلبر مراایہی ہے- ازچوہدری ہادی علی صاحب
8-00 لقاءمع العرب نمبر19(نیا)
9-00 فرنچ پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں

درخواست دعا

○ مکرم عبدالرشید بٹ صاحب کارکن الفضل کی اہلیہ دو ہفتے سے ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف کے باعث الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں- اپریشن متوقع ہے- موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے-

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت 2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 20- جون-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 30 درجے سنٹی گریڈ

○ لاہور ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس احمد سعید اعوان نے جو سپریم کورٹ کے ججوں کے بارے میں فیصلے کے بعد متاثرہ ججوں میں آتے ہیں' چیف جسٹس صاحبان کی کمیٹی کا وہ فیصلہ ماننے سے انکار کر دیا ہے جس کے تحت متاثرہ ججوں سے کام واپس لے لیا گیا ہے۔ فاضل جج نے لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس خلیل الرحمان کے نام ایک خط میں کہا ہے۔ کہ چیف جسٹس صاحبان کی کمیٹی کوئی آئینی باڈی نہیں ہے۔ یہ ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ کی تعریف میں نہیں آتی۔ ججوں کو عدالتی کام سے روکنے کا فیصلہ غیر ضروری اور صوبائی خود مختاری میں مداخلت ہے۔ ججوں کے روبرو دائر شدہ مقدمات کو انتظامی فیصلوں سے واپس نہیں لیا جا سکتا۔ بنچ سے انفرادی کیس ٹرانسفر کرنا یا انہیں لے کر واپس دوسرے بنچ کو دینا نا قابل فہم ہے۔ یہ اختیار سپریم کورٹ آف پاکستان کا ہے۔ سپریم کورٹ کے پریس ریلیز میں کہیں یہ ذکر نہیں کہ جن ججوں کو ریگولر کرنے کی سفارش نہیں کی گئی وہ 16 جون سے پہلے محفوظ کئے گئے فیصلے سنا نہیں سکتے۔ کمیٹی کا فیصلہ [illegible] ہے۔ حالانکہ نظر ثانی کی درخواست اور ریفرنس ابھی عدالت میں ہیں۔

○ وفاقی شرعی عدالت کے جج مسٹر جسٹس شفیع محمدی اور وکلاء کے درمیان اس وقت جھڑپ ہو گئی جب بعض وکلاء نے ان کی عدالت میں آ کر ان سے کہا کہ چونکہ وہ سپریم کورٹ کے فیصلہ کے بعد متاثرہ جج ہیں اس لئے عدالتی کام بند کر دیں۔ فاضل چیف جسٹس نے وفاقی شرعی عدالت کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس نذیر اختر کے حکم کے بغیر ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر مسٹر اکرم شیخ سیکرٹری شمیم عباس بخاری' رشید مرتضیٰ قریشی ایڈووکیٹ اور بعض دوسرے وکلاء نے فاضل جج کو کام کرنے سے روکا۔ فاضل جج نے کہا کہ "میں بیٹھا ہوں کسی میں ہمت ہے تو آ جائے" وکلاء کی تکرار پر فاضل جج نے کہا "آپ زیادتی کرنے آئے ہیں تو کر لیں۔ تاکہ تاریخ میں لکھا جائے کہ یہاں سندھ کے جج کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا۔" انہوں نے کہا کہ مجھے پہلے بھی دھمکیاں ملیں۔ مگر میں کسی دہشت گرد کا نہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیروکار ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے آئین میں کہیں چیف جسٹس صاحبان کی کمیٹی کا لفظ نہیں پڑھا۔ میں اپنے چیف جسٹس کے حکم کا پابند ہوں۔ اس پر ایک وکیل رشید مرتضیٰ قریشی ایڈووکیٹ نے کہا "میں چیف جسٹس ہوں۔ میں آپ کو حکم دیتا ہوں۔ کہ آپ عدالتی کام چھوڑ دیں اور چلے جائیں"

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے بجٹ کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے اتوار 23 جون کو ملک گیر ہڑتال کی کال دے دی ہے۔ انہوں نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ 23 جون کا دن حکومتی کرپشن اور پالیسیوں کے خلاف ریفرنڈم ہو گا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت پارلیمنٹ کو اعتماد میں لے کر نیا بجٹ پیش کرے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت نے عوام کو مہنگائی کے نئے طوفان میں دھکیل دیا ہے اور جاں بلب صنعتی اور زرعی شعبے کو بھی ادھ موا کر کے سنگین معاشی بحران پیدا کر دیا ہے۔ تجارتی خسارہ 3۔ ارب ڈالر سے بھی بڑھ گیا ہے۔

○ دریاؤں میں پانی کی سطح بلند ہونے سے سیلاب کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ نہر نیاز بیگ میں کئی کئی فٹ بڑے شگاف پڑ گئے ہیں سینکڑوں ایکڑ اراضی پر فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ تریموں سدھنائی لنک نہر نے 50 سے زائد چکوک میں تباہی مچادی ہے۔

○ حکومت نے اعتراف کیا ہے کہ 20 مرسیڈیز گاڑیاں نواز شریف نے نہیں بلکہ اسلامی کانفرنس کی تنظیم نے منگوائی تھیں۔ اراکین قومی اسمبلی نے مطالبہ کیا کہ بے نظیر کی مرسیڈیز کار بھی دکھائی جائے۔ سپیکر نے مشورہ دیا کہ اراکین وزیر اعظم سے درخواست کر کے دیکھ لیں۔

○ پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ میری حکومت بحال ہو جانے کے بعد میرے پاس کئی کارڈ ہوں گے۔ جو مناسب ہو گا کھیلوں گا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ میری آئینی جدوجہد کے جواب میں میرے عزیزوں کے خلاف انتقامی کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔

○ کراچی میں ڈنائٹ آپریشن کے دوران ایم کیو ایم کے 40۔ افراد پکڑے گئے۔

○ قومی اسمبلی کو بتایا گیا ہے کہ کراچی میں پولیس مقابلوں میں 216۔ افراد ہلاک ہوئے جبکہ پولیس کے 268 ملازمین ہلاک ہو گئے۔

تبدیلی نام

○ میں نے اپنا نام محمد شفیق احمد سے تبدیل کر کے محمد شفیق رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

محمد شفیق ولد بشیر احمد
محلہ دار الفتوح مکان نمبر 183 ربوہ ضلع جھنگ

خوشخبری
سکول و کالج کی کتب اور معیاری سٹیشنری دستیاب ہے۔ نیز نصرت جہاں اکیڈمی کی کتب اور کاپیاں بھی دستیاب ہیں۔ رعایتی نرخوں پر حاصل کرنے کیلئے تشریف لائیں۔
نوبل سٹیشنری سنٹر اقصیٰ روڈ ربوہ

پلاٹ برائے فروخت
پلاٹ نمبر 8/4 دار النصر غربی ربوہ برقبہ ۱۵ مرلے فروخت کرنا مقصود ہے۔ خواہشمند حضرات منیر احمد دفتر الفضل ربوہ سے رابطہ قائم کریں۔

پاک گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ
میاں عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون 643

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت ۹۰۰۰ ڈش ۸ فٹ بمعہ مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
21 - ہال روڈ لاہور
فون، 7125089 - 7226508
7355422 - 7235175

اسلام آباد' لاہور کراچی میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمیر ایسوسی ایٹس ورلڈ ٹریڈ پلازا F-15 مرکز اسلام آباد
فون: دفتر۔ 051-291578
051-291579

جسم کو مضبوط، خوبصورت، طاقتور بنائیں
سپر فولادی کیپسول
کمی خون ضعف جگر۔ گرمی جگر۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ (چھائیاں) یعنی چہرے کے بدنما داغوں کیلئے
قیمت 110/=
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

گیس اور معدہ کی جلن
روزمرہ کی تکالیف ہیں مگر آئندہ بڑی بیماریوں کا پیش خیمہ بن سکتی ہیں۔ معدہ کی جلن تیزابیت کو HEART BURN CURE اور پیٹ کی گیس اپھارہ کو FLATULENCE CURE فوری اور مستقل شفا دیتی ہیں۔ معدہ کی جلن، گیس، اسہال، کھٹے ڈکار، بھوک کی کمی وغیرہ میں DIGESTIN TAB فوری اور موثر شفا دیتی ہے۔
قیمت فی دوا 20/ لٹریچر مفت بذریعہ ڈاک 2/ کے ٹکٹ ارسال کریں۔
کیوریٹو میڈیسن ڈاکٹر راجہ ہومیو پیتھک کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: ہیڈ آفس: 771 کلینک: 211054
لیڈیز کلینک: 606 سیلز آفس: 211283

خوشخبری
اچار کے سیزن میں خالص سرسوں کے تیل میں خصوصی رعایت۔ نیز اچار میں استعمال کیلئے تازہ اور خالص سرخ مرچ، ہلدی اور دھنیہ دستیاب ہے۔
محمد ابراہیم اینڈ سنز
16/1 دار الرحمت وسطی ربوہ
فون: 212367

بیرون ممالک کے خصوصی رعایتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کے لئے ہر وقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت ہمارا نصب العین
حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل
3-A بیول پلازہ فضل الحق روڈ بلیو ایریا اسلام آباد
فون دفتر 275757
219276
ٹیلیکس TIX-54592 PD. ISD

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

ہومیوپیتھک
جرمنی کی سیل بند ادویات خصوصی رعایت کے ساتھ
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار۔ ربوہ
فون: 212399 گھر: 211399

طب یونانی میں ہائی بلڈ پریشر کا شافی علاج
فشار کیپسول
عالم نظام جہاں کا مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
پنڈی بائی پاس جی۔ ٹی روڈ گوجرانوالہ